#بخت
#ازمہرالنساءشاہمیر
#قسط9
بچوں کو ڈرا دھمکا کے انکی بری عادتیں نہیں چھڑوائی جاسکتیں بیماریاں علاج سے ٹھیک ہوتی ہیں دھمکیوں سے ←
نہیں آج انہوں نے یہ اعتراف کیا تھا
ساری رات مہر ماہ نے آنکھوں میں کائی تھی یوسف صاحب کی باتوں سے جو تکلیف ہوئی تھی اسکو آنا ہے باتیں یاد آرہی تھیں و در رونا چاہتی تھی لیکن آنسو شاید گلے میں اٹک گئے تھے اسکی ماں نے چھ سال تک اسکو پیار تک نہیں کیا تھا بس خاموشی سے اسکے کام کرتی رہتیں کبھی کبھی تو اسکے کام بھی اپنی ذمہ کر کے خود گھنٹوں بیٹھی جانے کیا کیا سوچتی رہتیں وہ بچی تھی ماں کی تکلیف نہیں جانتی تھی لیکن پھر بھی وہ چاہتی تھی کے اسکی ماں بھی فروا ممانی اور ماما کی طرح اسکے ساتھ شاپنگ کرے اسکو اپنے ہاتھ سے کھلائے مہر ماہ شروع سے ہی بہت حساس تھی اسکو اپنی ماں کی چپ بہت بری لگتی تھی لیکن وہ ابھی اس سب کی وجہ اور مطلب
سمجھنے کے لئے بہت چھوٹی تھی
فجر کی اذان ہوئے پندرہ منٹ گزر چکے تھے جب مہر کے وجود میں ہلکی سی جنبش ہوئی اپنے رات والا ڈریس پہن رکھا تھا مٹا مٹا سا میک اپ وہ آہستہ سے اٹھی تھی بالوں کو جوڑے میں باندھا الماری سے سادہ کائن کا

سیاہ سوٹ نکالا اور واش روم میں گھس گئی دس منٹ بعد وہ گیلے چہرے کے ساتھ باہر آئی تھی اسکے چہرے سے اب بھی پانی
کے شفاف قطرے ٹپک رہے تھے دوپٹہ نماز کے سٹائل سے لپیٹ رکھا تھا بیڈ کی سائیڈ دراز سے جائے نماز اٹھا کے وہ بالکنی میں آگئی تھی
نماز پڑھ کے جو نہیں اپنے دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے اسکی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں چند ہی لمحوں میں اسکا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا
یا اللہ میرا کیا قصور ہے ؟ میں نے آخر ایسا کیا گناہ کر لیا ہے جس کی سزا ختم ہی نہیں ہو رہی ؟ اپا مجھ سے اتنی نفرت کیوں کرتے ہیں ؟ وہ کیوں نہیں مجھ سے ہالے جتنا پیار کرتے ؟ میں تو نگین سلطان کی بیٹی ہوں ناں ؟ پھر کیوں نہیں وہ مجھ میں اپنی بیٹی کو نہیں دیکھتے ؟ یا اللہ مجھ پر رحم کر میرے مالک میں بھی تو تیری بندی ہوں ان کے دل میں میرے لئے محبت ڈال دے اللہ پلیز وہ روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان کہتی جا رہی تھی کافی دیر روتے رہنے کے بعد اب اسکا دل ہلکا ہو گیا تھاوہ اٹھی تھی جانماز تہ کر کے رکھی اور دوبارہ بالکنی میں آئے کھڑی ہو گئی تھی
اسکی نگاہ جب نیچے لان کی جانب گئی تو اسکو سفیر نظر آیا دو شاید جاگینگ سے واپس آیا تھا اسکے بھورے بال ماتھے پہ بکھرے تھے وہ مسکراتے ہوئے مبر کو نیچے آنے کا اشارہ کر رہا تھا اسکو دیکھتے ہی ساری کلفت دور ہو گئی تھی دل کا موسم خوش گوار ہو گیا تھا کو نسا غم کہاں کا غم اسکو کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی اگر یہ بھوری آنکھوں والا شخص اس کے ساتھ ہو یہ شخص مہر ماہ کا عشق تھا اس بات میں کوئی شک نہیں تھا

وہ جب نیچے گئی تب تک سفیر بھی گھر کے اندر آچکا تھا
ناشتہ ملے گا کزن ؟ اسکو دیکھتے ہی وہ ہشاش بشاش سا بولا تھا
جی بلکل کزن کیوں نہیں ملے گا وہ خوش دلی سے بولی تھی ؟
تو بناؤ جلدی سے اور پلیز کچھ ہلکا سا بنانا کل بھی ہالے نے گھی سے بھرے پر اٹھے اور میٹھی چائے پلا دی تھی
آج ایکسٹر اورک آوٹ کرنا پڑا ہے مجھے وہ بے چارگی سے بتارہا تھا
وہ دونوں اب چلتے ہوئے کچن کی جانب جارہے تھے
تو آپ منع کر دیتے نہیں کھاتے مہر کچن میں آتے ہوئے سہولت سے بولی تھی
یہی تو بات ہے اسکو کون منع کرے وہ عام سے لیجے میں بولا تھا مگر اسکی آنکھوں کی چمک وہ عام نہیں تھی
مہر نے جواب نہیں دیا تھا وہ رک کے اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی
تو غیبت ہو رہی ہے میری یہاں ؟ ہالے کی مشکوک آواز پہ سفیر ٹھٹھک کے مڑا تھا جبکہ مہر ماہ کو کوئی حیرت نہیں
ہوئی تھی وہ اب ہالے کے ان چھاپوں کی عادی ہو گئی تھی
تم روز اتنی جلدی اٹھ جاتی ہو کزن کیارات میں سوتی نہیں ہو ؟ سفیر اب شیلف پر بیٹھا اس سے سوال کر رہا تھا میں اپنی آٹھ گھنٹے کی نیند پوری کر کے اٹھی ہوں اور آپکی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ الحمد للہ میں بھی مسلمان ہوں اور یہ فجر کا وقت ہے ظاہر ہے مجھے اٹھنا ہی تھا وہ آرام سے بتارہی تھی

اچھا اب ادھر آؤ میرے ساتھ ناشتہ بنوا دو مس مسلمان مہر ماہ انڈہ پھینٹتے ہوئے بولی تھی
سوری آپی ایسے نہ شکروں کے لئے ہالے سلطان ناشتہ نہیں بناتی سفیر کو جتاتی نظروں سے دیکھتی وہ باہر نکل گئی تھی
یہ ایسی ہی ہے ایک پل میں آسمان پر بیٹھا دیتی ہے اور اگلے لمحے زمین پر گرا دیتی ہے مہر ماہ مصروف کی بولی تھی کوئی بات نہیں اس کی باتوں کا برا نہیں مانتا میں میں جاکے فریش ہو جاتا ہوں تم ناشتہ بنا کر مجھے بلا لینا وہ یہ کہتا
کمرے کی طرف چلا گیا تھا
مبر اس کی چوڑی پشت کو دیکھتی رو گئی تھی اسے کچھ عجیب لگا تھا بہت عجیب
نوال شاہد نے ساری رات بارون کے سرہانے بیٹھے کے گزاری تھی شاہد کو انہوں نے رات ہی کال کر کے گھر
کوئی بات نہیں اس کی باتوں کا برا نہیں مانتا میں میں جاکے فریش ہو جاتا ہوں تم ناشتہ بنا کر مجھے بلا لینا وہ یہ کہتا ←
کمرے کی طرف چلا گیا تھا
مبر اس کی چوڑی پشت کو دیکھتی رہ گئی تھی اسے کچھ عجیب لگا تھا بہت عجیب
نوال شاہد نے ساری رات بارون کے سرہانے بیٹھ کے گزاری تھی شاہد کو انہوں نے رات ہی کال کیا

آنے کو کہا تھا وہ ایک لمحے کو سوئی نہیں تھیں شاہد حسین تھوڑی دیر پہلے پہنچے تھے وہ ان کی گاڑی کی آوا

تھیں لیکن ہارون کے پاس سے اٹھنے کی جرات نہیں کر سکیں

دس منٹ بعد شاہد انکو کمرے میں آتے دکھائی دیئے

کیا ہو گیا ہے تمھیں اتنی عجلت میں کیوں بلایا ہے مجھے جانتی بھی ہو کتنا کام انکے باقی الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے جب انہوں نے ہارون کو بچوں کی طرح ماں کی گود میں لیٹے دیکھا سائیڈ ٹیبل پر پڑی دوائیوں نے ان کی روحکھینچ لی تھی

کیا پھر سے وہی سب دو با مشکل بولے تھے

ہاں پھر سے وہی سب نوال نے انکی طرف دیکھے بغیر جواب دیا تھا

وجہ ؟ سوال ہوا تھا

ہالے سلطان جواب آیا تھا

اسی وقت ہارون کی آنکھ کھلی تھی اسکا سر بری طرح دکھ رہا تھا

پانی اس کی نقاہت زدہ آواز سن کے شاہد کو لگا تھا جیسے کسی نے ان کا دل مٹھی میں لیا ہو

بارون بیٹا کیا ہوا ہے ؟ تمہ ٹھیک تو ہو

یہ کیوں آئے ہیں یہاں مما انکو بولیں یہاں سے چلے جائیں میں ان سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا وہ اب رات کی

طرح چلا نہیں رہا تھا اس کے لہجے میں بے بسی تھی

بارون تم جو کہو گے میں کروں گا بس مجھ سے منہ نہ پھیر و پلیز بیٹا

پپا آپ جائیں آپ کچھ نہیں کر سکتے میر اسب کچھ ختم ہو گیا ہے کچھ نہیں بچا میں خالی ہاتھ ہوں پاپاوہ مجھ سے دور
جارہی ہے میرے ہاتھ خالی ہیں یہ دیکھیں نان
وہ اپنے ہاتھ ان کے آگے کر تا بکھرے ہوئے لہجے میں بول رہا تھا وہ اب پھر سے رورہا تھا
شاہد حسین نے اسکے ہاتھ باری باری چومے تھے
نہیں میر ابیٹا تم بتاؤ ہوا کیا ہے کچھ تو بولو
پاپا سفیر اس سفیر نے مجھ سے سب چھینا ہے اس نے ہالے سے کہا ہے کے وہ اس سے شادی کر دیگا میں آپکو کہتا تھا
نہ کہتا تھا پھپھو سے بات کریں آپ نے نہیں سنی نہ میری آپ نے کبھی میری نہیں سنی
شاہد صاحب کے دل کو جیسے قرار آیا تھا سفیر نے بس پر و پوز ہی تو کیا ہے مطلب بات اتنی نہیں بگڑی
تو بیٹا یہ سب سفیر نے کہا ہالے نے اسکو کیا جواب دیا ؟ وہ اسکی باقی باتوں کو نظر انداز کر چکے تھے
وہ چپ تھی بابا اس نے کچھ نہیں کہا
بس پھر تو کوئی مسلہ ہی نہیں میں ابھی معراج بھائی سے بات کرتا ہوں تمہاری اور ہالے کی منگنی کروا دیتے ہیں
ویسے بھی ہم پہلے بھی رشتہ مانگ چکے ہیں انکار نہیں ہو گا میں آپا سے منت کرلوں گا انہوں نے جیسے چٹکیوں میں

Bakhtnovel.online

حل نکالا تھا
پا ہالے نے کچھ نہیں کہا وہ چپ تھی ہارون ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا تھا
اسکی چپ کا مطلب ہے اس کو کوئی مسلہ نہیں ہے ورنہ بالے جیسی لڑکی چپ نہیں رہتی وہ اسکو اسی وقت کلئیر
کرتی وہ سفیر کا سر پھاڑ دیتی پیادہ چپ تھی کیوں کے وہ راضی تھی
اور یہاں شاہد کو لگا تھابات بگڑ چکی ہے
آپ کو یاد ہے جب میں بارہ سال کا تھا ہم آؤٹنگ کے لئے گئے تھے مجھے ایک سائیکل پسند آگئی تھی میں نے آپ
سے کہا تھا یہ مجھے لے دیں
شاہد دم سادھے اسکو سنے جارہے تھے
آپنے کہا تھا ہم واپسی پہ لے لیں گے میں نے کہا بھی تھا ابھی لیتے ہیں لیکن آپ نہیں مانے میں چپ ہو گیا ہم واپس گئے وہ سائیکل بک چکی تھی پپا جس طرح آپ نے اس دن دیر کر دی اب بھی بہت دیر ہو چکی ہے بالکل اسی طرح بالکل اسی دن کی طرح اس کے بعد میں نے کبھی سائیکل نہیں لی پاپا آپ نے دیر کر دی پپا اب کچھ نہیں ہو سکتا کچھ بھی نہیں ہو سکتا وہ بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ لیٹ گیا تھا گھٹنوں کو پیٹ سے لگائے وہ کوئی روٹھا بچہ لگ رہا تھا
شاہد حسین کو تو سانپ سونگھ گیا تھا انکو یاد تھا اس واقعے کے بعد ہارون نے ایک مہینہ ان سے بات نہیں کی تھی تب تو بس سائیکل تھی اب تو اس

کے ہاتھ سے دنیا گئی تھی اب نہ جانے کیا ہو گا لیکن انہوں نے امید نہیں چھوڑی تھی وہ معراج کا نمبر ڈائل کرتے کمرے سے نکل گئے تھے

Bakhtnovel.online